افریقہ میں تبلیغ اسلام کا مثالی مظاہرہ

(مولوی خالد کمال صاحب مبارکپوری)

بوا تا نتا جا کو انجیا اسلامیو (میں اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہوں)

یہ لفظ آج براعظم افریقہ کا مذہبی شعار گردانا جاتا ہے۔ کیونکہ براعظم افریقہ آج جس تیزی کے ساتھ اسلام کی جانب بڑھ رہا ہے اس کی مثال دنیا میں کہیں اور ملنا دشوار ہے۔

اشاعتِ اسلام۔

افریقہ میں اسلام کی اشاعت کا دارومدار اس کی تعلیمی قوتوں پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ کے باشندے اسلامی تعلیم، اسلامی مساوات، اسلامی اخوت، اسلامی رواداری، اور اسلامی عدالت سے بڑی طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ہر روز ہزاروں اور سیکڑوں کی تعداد میں افریقی باشندے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

افریقہ میں مبلغین اسلام کی کوئی منظم جماعت نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی جمعیۃ ہے جس کی ماتحتی میں منظم طریقہ پر تبلیغ اسلام کا کام کیا جائے۔ بلکہ یہاں تبلیغ اسلام کا کام وہی مخلص اور ہمدرد اسلام حضرات انجام دے رہے ہیں۔ جو اس کو خالص اللہ کا کام سمجھ کر اپنی ذاتی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے دین کی اشاعت پر کمر باندھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں میں اہل افریقہ کے دلوں کی کنجیاں سونپ دیں، اور اس راہ میں آنے والے مصائب سے بچا لیا۔

ان ہمدرد اور محبان اسلام میں عرب و ہند کے باشندوں کی اکثریت ہے، جو بلا کسی اجر و معاوضہ کے افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، ان کے ساتھ بعض افریقی اور صومالی بھی اس کار خیر میں ممد و معاون کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

مسیحی مشن۔

مسیحی مشن ان اسلامی مبلغوں کی راہ میں سد سکندری کا کام کر رہا ہے۔ لیکن تائید خداوندی ہمیشہ مسلمانوں کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ چونکہ مسیحی مشن یہاں کے وحشی قبائل میں مال و دولت، علاج و معالجہ تعلیم و تعلم کے وسائل بہم پہنچانے اور دوسری خدمات پیش کرنے میں آگے آگے رہتا ہے اس لئے عام طور پر افریقہ کے باشندے اسی جانب بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب اسلامی تعلیم ان کے قلوب کو منور کر دیتی ہے تو وہ بہت جلد مسیحیت کے ان کے پھندوں سے نکل کر اسلام کے آغوش شفقت میں آ جاتے ہیں۔

عبدالقادر جعفری۔

یوں تو ہند اور عرب کے بہت سے اہل خیر حضرات انفرادی طور پر افریقہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور نہایت سرگرمی و تن دہی سے تعلیمات اسلام کو عام کر کے وہاں کے باشندوں کو اسلامی دعوت دیتے ہیں لیکن خدا کے چند بندوں نے تو اسی کام میں اپنی زندگی صرف کر دی ہے۔ ان میں سے ایک ہستی سید عبدالقادر جعفری ہے۔ جو افریقہ میں شریف عبدالقادر

جعفری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ اب کے سال فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مکہ معظمہ میں ان کو وہاں کا مشہور روزنامہ "البلاد" پڑھنے کو ملا جس میں علمی البوزید کا ایک مضمون اُن کی نظر سے گزرا۔

"امریکہ کا فوجی پر اسلام کو کمیونزم سے مشابہت دیتا ہے"

مذکورہ بالا عنوان اُسی مضمون کا ہے۔ اس مضمون کو شریف موصوف نے اس لئے اور بھی زیادہ دلچسپی اور غور سے پڑھا کہ اس میں افریقہ کی تبلیغی سرگرمی اور مسیحیت و اسلام کی ٹکر بخطِ عام برلائی گئی تھی۔

اس مضمون کے پڑھنے کے بعد شریف موصوف البلاد کے دفتر میں تشریف لے گئے اور وہاں بیٹھ کر ایمان و یقین کی روشنی میں بات چیت کرنے لگے۔

آپ نے فرمایا کہ:-

"امریکہ کے ایک اخبار سٹارز اینڈ اسٹرایپز کے ایڈیٹر نے اپنے ایک نوٹ میں اسلام کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اسلام نومسلمین سے ان کے آبائی اعتقادات اور قبائلی رسم ورواج کو ترک کرنے کی تلقین نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے مسیحی مشن اس چیز کو کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔ حالانکہ یہ تحریر سراسر غلط اور اسلام کے خلاف سازش پر مبنی ہے۔"

آپ نے مزید فرمایا کہ:

"صوبہ یرالہ کا سب سے بڑا سلطان تنگانیکا میں میرے ہاتھ پر ایمان لایا۔ یہ سلطان اسلام میں داخل ہونے سے پہلے مسیحی تھا اور مسیحی حکومت نے اس کو ایک خشک سالی میں وہ دولہ میں کھیجدیا تھا۔ تاکہ وہ اپنے مسیحی شعبدوں کے زور سے بارش برسائے۔"

محل کا انہدام۔

غرض جب یہ سلطان مسلمان ہوگیا تو اس نے اپنے اس کمرے کو منہدم کردیا جس کے اندر وہ نئے شعبدوں کی مشق اور جادو منتر کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔ اور اس سلسلہ کے تمام سامان بھی توڑ پھوڑ کے پھینک دیئے، اور اس سحر خانے کی جگہ ایک بہترین خدا خانہ بنایا جس میں نماز ادا کرتا ہے۔

انہوں نے آگے چل کر کہا کہ:

"آج بھی تنگانیکا میں اس قسم کے بہت سے سلاطین پائے جاتے ہیں جو مسیحیت قبول کرکے عیسائی بن چکے ہیں، اور مسیحی مشن نے ان کو شعبدہ بازی اور جادو و سحر کی باقاعدہ مشق کراکے سلاطین مطر (بارش برسانے کے بادشاہ) کا خطاب دے دیا ہے جس میں سلطان تومالی سکینیکا میں سلطان دوبلہ رسوا میں علی الترتیب سلطان باراں شمار کئے جاتے ہیں جس کی تصدیق سامبر دانہ مسیحیت نے ان کو اپنی جانب سے دے رکھا ہے۔"

چال بازیاں۔

شریف موصوف نے مسیحی مشن کی چال بازیاں اور اس کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"مسیحی مشن افریقہ کے باشندوں کو عیسائی بنا کر آبائی شعبدوں اور سحر و جادو پر قائم رکھتا ہے، یہی نہیں بلکہ ان کو اپنے مسلک کے خلاف ایک سے زیادہ شادی کی اجازت بھی دیتا ہے۔ کیونکہ افریقی اس لئے اور بھی اسلام کی جانب دوڑتے ہیں کہ اسلام میں تعداد ازدواج کی آزادی ہے۔"

اس سلسلہ کے دو ایک واقعات بھی شریف موصوف نے سنائے اور صاحب واقعات ابھی زندہ ہیں۔

وطن۔

سید عبدالقادر جعفری جزیرہ عربیہ کے جنوبی علاقے کے رہنے والے ہیں۔ اور ایک مشہور عرب خاندان کے چشم و چراغ ہیں آپ نے ۱۳۴۳ھ میں آج سے ۳۸ سال پہلے ہجرت کرکے افریقہ میں سکونت اختیار کی۔ اور تجارتی سلسلہ میں افریقہ کے مشہور مقامات مثلاً کینیا اور گنڈا میں تنگانیکا کا دورہ کیا۔ اس تجارتی دورے

میں آپ وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت بھی دیتے رہے۔ جگہ جگہ مساجد و مدارس بھی قائم کرائے۔ اور افریقہ میں اسلامی تبلیغ اس مستعدی۔ جدوجہد۔ دلچسپی اور انہماک کے ساتھ کر رہے ہیں کہ باوجود فارغ البالی کے اس ۴۸ سال کی مدت میں اس سے پہلے ایک مرتبہ سے زیادہ اپنے وطن مالوف کی زیارت نہ کرسکے۔

سوال۔

جب شریف موصوف سے افریقہ میں اشاعت اسلام کی رفتار کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنے قریبی دوروں اور وہاں کی اسلامی خدمات کا مختصر خاکہ ان الفاظ میں پیش کیا۔

"باکوبا تنجانیکا میں ۴۵ ہزار مسلمان اور ۱۰۳ مساجد موجود ہیں۔ اسی طرح مسلکا (اوگنڈا) میں قریب قریب اسّی ہزار مسلمان اور ۱۲ مساجد ہیں۔ انگولہ (اوگنڈہ) میں بارہ ہزار مسلمان اور ۱۴ مساجد ہیں۔ کیمچری (اوگنڈہ) میں چار ہزار دو سو مسلمان اور گیارہ مساجد ہیں۔ اس خطہ کے اندر اسلام نووارد ہے۔ اور ابھی صرف ۱۲ سال سے اسلامی تبلیغ ہو رہی ہے۔"

سرکاری اعداد و شمار۔

یہ افریقہ کے مسلمانوں کی ایک جھلک ہے۔ ورنہ افریقہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس کے باوجود سرکاری اعداد و شمار میں مسلمانوں کی کوئی تعداد نہیں بتائی جاتی۔

مثال کے طور پر ٹانگنیکا کو لے لیجئے یہاں ۲ لاکھ مسلمان موجود ہیں، لیکن سرکاری اعداد و شمار میں ان کو مطلقاً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

افریقہ میں مسیحی مشن کی سرگرمیوں کے بارے میں شریف صاحب موصوف سے سوال کیا گیا۔ اس کے بارے میں آپ نے جو کچھ فرمایا وہ سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حق و باطل کے معرکہ میں حق کی فتح کا ایک بہترین منظر ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ!۔

"یہ مسیحی مشن مسلمانوں اور اس کے پیروؤں کے خلاف نہایت خوفناک سازشیں اور غلط پروپیگنڈے کیا کرتا ہے چنانچہ پرام میں تین امریکی مسیحی مشن کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں ان عیسائیوں نے معلم عمری کی بنائی ہوئی مسجد کو تین بار جلایا۔ لیکن معلم عمری نے آپ اور وہاں کے مسلمانوں کی مدد سے کر تینوں مرتبہ اس مسجد کو از سر نو بنالیا۔ اسلام دشمنی کا یہ سودا مسیحی مشن کے لئے گراں ثابت ہوا۔ اور بجائے اس کے کہ وہاں کے لوگ مسلمانوں کو کمزور خیال کر کے مسیحی بن جائیں، اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور نہ صرف وہاں کے بت پرست ہی مسلمان ہوئے بلکہ عیسائی بھی اس شدت سے اسلام کی طرف بڑھے کہ امریکی مسیحی مشن کو بانی دینے والا بھی کوئی باقی نہ رہا۔

ایمانی کیفیت۔

افریقہ کے نومسلین کی ایمانی کیفیت کے بارے میں جب شریف موصوف سے سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں آپ نے حیرت انگیز اور ایمان پرور واقعات دہرائے جن کے سننے کے بعد ہم جیسے پیدائشی مسلمان بھی حیرت میں پڑ گئے۔

آپ نے فرمایا کہ!۔

"افریقہ کے نومسلم اپنے ایمان اور اعتقاد کو بچانے اور ان کو محفوظ کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسندورہ سے زحیمہ کو نماز پڑھنے جاتے ہوئے راستہ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوتی ہے۔ میں نے جب اس سے دریافت کیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے زحیمہ جا رہا ہوں، میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی، کیوں کہ ان دونوں کے درمیان ۸۵ میل کا فاصلہ ہے۔"

وہاں کے اسلامی توسیعی پروگرام برائے اشاعت کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ!۔

"افریقی باشندے سو سو کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔ چنانچہ انگولا (اوگنڈہ میں) ۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء میں ۳۱۳ افراد مسلمان ہوئے۔ جو جنگ بدر کے مجاہدین کی تعداد کے برابر تھے۔ اور اسی سال ۲۵ جنوری کو ۱۲۵ افریقی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے"

اسلام پر حملے۔

ان سب لوگوں کے اسلام لانے کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے سامنے، اسلام اور بانیٔ اسلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے کئے گئے۔ اور مسلمانوں کے خلاف ان کو اُبھارا گیا۔ اس زہر افشانی کو سننے کے بعد ان میں سے چند مسیحی معلم عثمان کے پاس پہونچے اور ان سے ان کی تصدیق کرانی چاہی۔ آپ نے نہایت شدت سے انکار کرتے ہوئے عیسائیوں کے غلط پروپیگنڈے کا پول کھول دیا۔ اور اسلام کی حقیقت ان پر واضح کر دی۔

ان باتوں کو سن کر یہ لوگ اپنے دوستوں کے پاس گئے اور احوال واقعہ سے ان لوگوں کو آگاہ کیا بس پھر کیا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد ۱۲۵ مسیحیوں کا ایک قافلہ معلم موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان ہی کے ہاتھ پر اسلام لے آیا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ:-

"صوبہ تنجانیکا کے ایک گاؤں دومارہ کے مسیحی بادشاہ نے کلیسہ میں کچھ گوشت بطور ہدیہ روانہ کیا۔ اور راہب نے اس کو قبول کر لیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک افریقی مسیحی کو حکم دیا کہ یہ گوشت کتوں کو ڈال دو، اور فلاں فلاں مسلمان قصاب کی دوکان سے جا کر دوسرا گوشت لاؤ۔ مسیحی بادشاہ کو اس کی خبر ہوئی۔ تو راہب کے پاس پہونچا۔ اور راہب کے اس اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔

مغفرت سے محرومی۔

راہب نے جواب میں کہا کہ اگر تم نے زیادہ ہنگامہ برپا کیا تو میں تم کو مغفرت سے محروم کر دوں گا۔ یہ سن کر بادشاہ مسلمان علماء کے پاس پہونچا۔ اور اسلام اور اس کی تعلیمات کے بارے میں خوب چھان بین کی۔ آخر کار اطمینان قلب ہو جانے کے بعد اسلام کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا۔ اور مسلمان ہو کر اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔

اس اعلان کے سنتے ہی ۲۰ ہزار مسیحی دائرہ اسلام میں بیک وقت داخل ہو گئے۔"

تبلیغی دشواریاں۔

شریف موصوف سے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پیش آنے والی تمام دشواریوں کے بارے میں جب سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:-

"فی الحال تین سو کے دانشیں ہیں۔ جو علی الترتیب مسیحیت، قادیانیت اور ہندو مہاسبھائیت کے نام سے مشہور ہیں۔"

"مسیحی مشن کی پوزیشن اس معنی کر کے افریقہ میں مضبوط ہے کہ اس کے پاس مال و دولت ایک بڑی تعداد میں امریکہ اور یورپ کے دوسرے شہروں سے آتی ہے۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے طبی اور تعلیمی خدمات مفت انجام دے رہا ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے افریقی باشندوں کو وظیفہ بھی دیتا ہے۔ اور ان کی مرضی کے مطابق ملازمت بھی دیتا ہے۔ اسی کے ساتھ وہاں کی حکومت بھی ان کی بہت کافی مدد کرتی ہے۔ کیوں کہ وہاں عام طور پر مسیحیت کا دور دورہ ہے لیکن قربان جائیے اسلام اور اس کے قوانین پر کہ اس کے باوجود ایک بھی مسلمان مسیحی نہیں ہوا اور ہزاروں عیسائی مسلمان ہو گئے۔

قادیانیت۔

شریف موصوف نے مزید بتایا کہ:

رہا قادیانیت کا مقابلہ تو یہ ہمارے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے کیوں کہ اس کے آدمی بھی اسلام ہی کے نام پر تبلیغ کرتے ہیں۔ اور افریقی مسلم باشندوں کو قادیانی بناتے ہیں۔ اور قرآن کی تفسیر اپنے مسلک کے مطابق کر کے ان کو گمراہ کرتے ہیں اور اپنے لٹریچروں کو اسلامی لٹریچر کے نام سے وہاں کے بت پرستوں اور مسیحیوں میں تقسیم کرتے ہیں۔"

قادیانیوں کو شکست۔

قادیانیوں کو افریقہ میں ۱۹۳۶ء میں لال حسین اختر کے ہاتھوں بڑی فاش شکست کھانا پڑی۔ جو پنجاب سے چل کر افریقہ میں اہل سنت والجماعت کے مسلک کے مطابق اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں لگ گئے اور قادیانیوں کا پول کھول کر رکھ دیا۔ قادیانیوں کے مقابلہ میں ان کو عظیم الشان کامیابی ہوئی۔

ہندو مہا سبھا۔

شریف موصوف نے بتایا کہ ہندو مہاسبھا بھی افریقہ میں اپنے مذہب کی ترویج و اشاعت کے لیے دل و جان سے کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اسلام اپنی تعلیمی قوت سے ان تمام ادیان کے داعیان کو شکست دے دے کر اپنا راستہ قائم کر رہا ہے۔

شریف موصوف نے افریقہ میں اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے بارے میں اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ!

"اس اہم فرض کی ادائیگی کے لیے وہاں مسلمانوں کی کوئی جمعیۃ یا تنظیم نہیں ہے۔ بلکہ انفرادی طور پر ہمدردان اسلام جن میں عرب اور خود افریقی مسلمان دونوں شامل ہیں دین الٰہی کے قیام اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی جد و جہد کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں جان و مال کی قربانی دل کھول کر رہے ہیں۔"

ایک اہم سوال۔

شریف موصوف سے وہاں کے اسلامی مبلغین کی ضروریات کے بارے میں بھی ایک اہم سوال کیا گیا۔ اور جو تبلیغ و ہدایات سے متعلق ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ!

"وہاں مسلمانوں کے لٹریچر بہت ہی کم تعداد میں ہیں، اور یہ کہ یہاں کے مسلمانوں کے لیے موجودہ تعداد سے زیادہ ان کے لٹریچروں کی شدید ضرورت ہے۔ اور خصوصاً قرآن کریم کے کثیر نسخوں کی بہت ضرورت ہے۔ اگر اہل خیر حضرات مکہ اور مدینہ کے چھپے ہوئے قرآن مجید وہاں تقسیم کریں تو یہ بڑا ہی اہم کام ہوگا۔ اور وہاں کے مسلمانوں کے دلوں پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑے گا۔"

کتب فقہ۔

رہا فقہ کی کتابوں کا سوال تو وہ بھی قرآن کریم کی طرح بہت قلیل تعداد میں موجود ہیں۔ یہ کتابیں اسلام کی کما حقہٗ معلومات کے لیے کافی نہیں ہو رہی ہیں جس طرح سے کہ وہاں کے مدارس مقامی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ اور شدت سے ان کی کمی کو محسوس کیا جا رہا ہے۔

جدید علوم و فنون۔

انہوں نے بتایا کہ ان مدارس میں آج کے جدید علوم و فنون کے ذریعہ اسلامی تعلیمات دینے کی شدید ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ افریقہ کے نوجوانوں میں تبلیغ اسلام کا جذبہ بری طرح موجیں مار رہا ہے۔ اور یہاں کا نوجوان طبقہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے لیے ہر وقت کمربستہ ہے۔ ان نوجوانوں میں ایک کا نام عبدالقادر ہے جو کانگو میں تبلیغ اسلام کا کام انجام دے رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس نوجوان مجاہد کی عمر ابھی مشکل سے ۲۲ سال کی ہوگی۔ اس نوجوان کے ہاتھ پر صرف دو سال کی مدت میں ۴۰، ۳۰ افریقی اسلام لائے۔

جگر پارے

حضرت جگر مرادآبادی رح

جہاں سے گزریں گے سرفروشانہ کارنامے سنا کریں گے
وہ اپنے دل کو ہزار روکیں مری محبت کو کیا کریں گے

اے محتسب نہ پھینک مرے محتسب نہ پھینک
ظالم شراب ہے، ارے ظالم شراب ہے

اے حسن یار شرم یہ کیا انقلاب ہے
تجھ سے زیادہ درد ترا کامیاب ہے
اپنے حدود سے نہ بڑھے کوئی عشق میں
جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے